روزنامہ

ٹیلیفون نمبر 213029 C.P.L 29

# الفضل

ایڈیٹر: عبدالسمیع خان

ہفتہ 2 اگست 2003ء، 3 جمادی الثانی 1424 ہجری-2 ظہور 1382 ہش جلد 53-88 نمبر 173

## تربیت اولاد

حضرت انسؓ بن مالک بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا:

اَکْرِمُوا اَوْلَادَکُمْ وَ اَحْسِنُوا اَدَبَهُمْ

اپنے بچوں کی عزت کرو اوران کی اچھی تربیت کرو۔

(سنن ابن ماجہ کتاب الادب باب بر الوالد حدیث نمبر 3661)

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ کا مستورات سے خطاب۔ برموقع جلسہ سالانہ یوکے 2003ء

# بچپن سے ہی بچے کے دل میں دین کی اہمیت، پیار اور عزت پیدا کریں

## جن خاندانوں میں مائیں نیک ہوں، ایسے گھروں کے بچے عموماً دین کی طرف رغبت رکھتے ہیں

### صالح اور متقی اولاد کی خواہش سے پہلے ضروری ہے کہ خود اپنی زندگی متقیانہ ہو

قسط دوم آخر

خطاب کا یہ خلاصہ ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے

حضرت خلیفۃ المسیح الاول فرماتے ہیں کہ اولاد کے لئے ایسی تربیت کی کوشش کرو کہ ان میں باہم اخوت، اتحاد، جرأت، شجاعت، خودداری، شریفانہ آزادی پیدا ہو۔ ایک طرف انسان بناؤ دوسری طرف سچے احمدی بناؤ۔

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع نے ایک مرتبہ فرمایا تھا کہ جو اپنے بچوں سے شروع سے ہی عزت کے ساتھ پیش آتے ہیں ان کے بچے بھی بڑے ہو کے ان کی عزت کرتے ہیں اور باہر دوسروں کی بھی عزت کرتے ہیں اور یہ سلسلہ آگے نسلاً بعد نسل چلتا چلا جاتا ہے اس لئے بچوں کو معمولی اور حقیر سمجھ کر بے وجہ جھڑکنا نہیں چاہئے اور جہاں تک ممکن ہو ان سے عزت کا سلوک کیا کرو۔

حضور انور نے فرمایا عزت سے پیش آنے کا ہرگز یہ مطلب نہیں کہ غلطی پر بھی کچھ نہیں کہنا، عزت سے پیش آنے کے ارشاد کے ساتھ اچھی تربیت کا ارشاد بھی ہے۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ ہر بات میں سختی نہ کرو لیکن غلط کام پر بچے کو سمجھاؤ بھی کیونکہ یہ تربیت کا حصہ ہے۔

حضور انور نے فرمایا دین کے معاملے میں بچپن سے ہی بچے کے دل میں اس کی اہمیت اور پیار اور عزت پیدا کریں بعض دفعہ بچے ضد میں آ کر بڑی ناگوار بات کر جاتے ہیں، یہاں بہر حال بچے کو سمجھانے کے لئے ماں باپ کو کچھ سختی بھی کرنی پڑتی ہے۔

حضرت ابن عمرؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم میں سے کوئی بائیں ہاتھ سے نہ کھائے اور پئے کیونکہ شیطان بائیں ہاتھ سے کھاتا پیتا ہے۔ ایک صحابی بیان کرتے ہیں کہ بچپن میں میں آنحضرتؐ کے گھر میں رہتا تھا، کھانا کھاتے وقت میرا ہاتھ تھالی میں ادھر ادھر گھومتا تھا، حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے میری اس عادت کو دیکھ کر فرمایا اے بچے! کھاتے وقت بسم اللہ پڑھو اور اپنے دائیں ہاتھ سے کھاؤ اور اپنے آگے سے کھاؤ، اس وقت سے لے کے میں ہمیشہ حضور کی اس نصیحت کے مطابق کھاتا ہوں۔

حضور انور نے حضرت اماں جان کی تربیت کے اسلوب اور واقعات پڑھ کر سنائے جو حضرت نواب مبارکہ بیگم صاحبہ نے بیان فرمائے ہیں۔

حضور انور نے اپنے خطاب کے آخر پر احمدی ماؤں کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا اے احمدی ماؤ وہ خوش نصیب ہو جنہوں نے آنحضرت ﷺ کے حکم پر لبیک کہتے ہوئے، زمانے کے امام کو پہچانا، اس کی اطاعت کا جوا اپنی گردنوں پر رکھا، دنیا کی مخالفت مول لی اور یہ عہد کیا کہ ہم ہمیشہ دین کو دنیا پر مقدم رکھیں گے، اپنا اپنا جائزہ لیں اور دیکھیں کہ کہیں ہم اس عہد سے دور تو نہیں جا رہے، ہمارا دین کو دنیا پر مقدم رکھنا صرف اپنی ذات تک محدود ہو کر تو نہیں رہ گیا۔ کیا ہم اس کو آگے اپنی نسلوں میں بھی بڑھا رہے ہیں، کیا ہماری گودوں میں پلنے والے عبادالرحمٰن اور صالحین کے گروہ میں شامل ہونے والے کہلانے کے حقدار ہیں، کیا اللہ تعالیٰ نے جو امانت ہمارے سپرد کی تھی ان کی تربیت کی ہے؟ کیا ہم اور ہمارے بچے بہترین قوم کہلانے کے مستحق ہیں۔ اگر ہاں میں جواب ہے تو مبارک ہو اگر نہیں تو یہ سب کچھ حاصل کرنے کے لئے آپ کو اپنی بھی اصلاح کرنی ہوگی، جہاں ضرورت ہو وہاں اپنے خاوندوں کو بھی دین کی طرف مائل کرنے کی کوشش کرنی ہوگی۔ اپنے گھروں کے ماحول کو بھی ایسا پاکیزہ بنانا ہوگا جہاں میاں بیوی کا ماحول ایک نیک اور پاکیزہ ماحول کو جنم دے اور یوں ہر احمدی گھرانہ ایک نیک اور پاکیزہ معاشرہ قائم کرنے والا بن جائے۔ اس میں جو بچہ پیدا ہو اور جو بچہ پروان چڑھے وہ صالحین میں سے ہو، پس اپنی قدر و منزلت پہچانیں، کوئی احمدی عورت معاشرے کی عام عورت کی طرح نہیں ہے، آپ تو وہ عورت ہیں جس کے بارے میں خدا کے رسولؐ نے یہ بشارت دی ہے کہ جنت تمہارے پاؤں کے نیچے ہے۔ پس ایک نئے عزم کے ساتھ، ہمت اور دعا سے کام لیتے ہوئے اپنے بچوں کی تربیت کی طرف توجہ دیں، آپ وہ خوش قسمت ہیں کہ خدا کے مقدس رسولؐ اور مسیح موعودؑ کی دعائیں آپ کے ساتھ ہیں۔ اے اللہ تو ہماری مدد کر اور ہماری نسلوں کو بھی احمدیت پر قائم رکھ۔ اللہ کرے کہ آپ سب اپنی اولادوں کی تربیت اور ان کے حقوق ادا کرنے والی ہوں۔ آخر پر حضور نے دعا کروائی۔

## داخلہ معلمین کلاس وقف جدید

امسال معلمین وقف جدید کی کلاس ستمبر سے جاری ہو رہی ہے۔ جو نوجوان خدمت دین کا جذبہ رکھتے ہیں وہ بطور معلم وقف جدید اپنی زندگی وقف کریں اور اپنی درخواستیں درج ذیل کوائف کے ساتھ مقامی جماعت کے صدر صاحب کی تصدیق سے ناظم ارشاد وقف جدید کو ارسال فرماویں۔

1۔نام 2۔ولدیت 3۔سکونت 4۔تاریخ بیعت

### شرائط داخلہ

1۔ تعلیم کم از کم میٹرک C گریڈ ہو۔

2۔ عمر بیس سال سے زائد نہ ہو۔

3۔ قرآن مجید ناظرہ تلفظ کے ساتھ جانتے ہوں۔

4۔ بنیادی دینی معلومات سے واقفیت ہو۔

درخواستیں وصول کرنے کی آخری تاریخ 17۔اگست 2003ء ہے۔ تحریری امتحان 18۔اگست اور انٹرویو 19۔اگست 2003ء کو ہوگا۔

(ناظم ارشاد وقف جدید)

## شجرکاری اور واقفین نو

موسم برسات شروع ہو چکا ہے۔ ربوہ کے ماحول کو سرسبز و شاداب بنانے کیلئے واقفین نو بچوں اور بچیوں سے درخواست ہے موسم برسات کی شجرکاری مہم میں حصہ لیتے ہوئے۔ کم از کم ایک ایک پھل دار اور پھول دار پودا ضرور لگائیں اور پھر ان کی مناسب دیکھ بھال بھی کریں۔ اللہ تعالیٰ آپ کو اس کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

(وکالت وقف نو)

## ربوہ کی مضافاتی کالونیاں

ربوہ کے مضافات میں جو کالونیاں بنائی گئی ہیں۔ وہ زرعی اراضی پر ہیں۔ اور عام طور پر مشترکہ کھاتہ جات میں ہیں۔ اس لئے بعد از خرید پلاٹ کا قبضہ حاصل کرنے میں تنازعات پیدا ہوتے ہیں۔ لہٰذا اعلان کیا جاتا ہے۔ کہ آئندہ جو احباب ان کالونیز میں پلاٹ خریدنا چاہیں وہ سیکرٹری صاحب مضافاتی کمیٹی دفتر صدر عمومی سے مشورہ اور راہنمائی حاصل کر لیا کریں۔ تاکہ بعد میں ہر قسم کی پریشانی سے محفوظ رہیں۔ اگر مشورہ نہ کیا گیا خرید و فروخت کی گئی تو تنازعہ کا خدشہ ہے۔ صدر عمومی لوکل انجمن احمدیہ ربوہ)

# تاریخ احمدیت

## منزل بہ منزل

مرتبہ ابن رشید

## دین اور انسانیت کی خدمت کا سفر

### 1996ء (5)

**6 تا 8** ستمبر انصار اللہ برطانیہ کا 14 واں سالانہ اجتماع۔ حضور نے اختتامی خطاب فرمایا۔

**17** ستمبر اسارچر گھانا میں احمدیہ بیت الذکر کی افتتاحی تقریب منعقد ہوئی اس پر 10 ملین سیڈیز خرچ ہوئے۔

**20 تا 22** ستمبر خدام الاحمدیہ برطانیہ کا 24 واں سالانہ اجتماع۔ حضور نے اختتامی خطاب فرمایا

**28,27** ستمبر سپین کا 12 واں جلسہ سالانہ۔

**28** ستمبر بوسنیا میں باقاعدہ مشن کے قیام کے لئے وسیم احمد صاحب سروعہ مربی سلسلہ بوسنیا پہنچے۔

**29,28** ستمبر خدام الاحمدیہ جرمنی کی 7 ویں مجلس شوریٰ۔

**29** ستمبر مجلس انصار اللہ برطانیہ کے زیر اہتمام "اسلامی اصول کی فلاسفی" کی صد سالہ تقریب منعقد ہوئی۔

یکم اکتوبر امیر یو کے آفتاب احمد خان صاحب کا انتقال۔ حضور نے حضرت مسیح موعود کا یہ الہام آپ پر چسپاں کیا "ہمارا بھائی اس دنیا سے چل دیا"

**4 تا 6** اکتوبر ناروے کا جلسہ سالانہ۔

**7 تا 27** اکتوبر حضور کا دورہ یورپ۔

**7** اکتوبر حضور کی لندن سے روانگی اور ہالینڈ میں آمد۔

**8** اکتوبر حضور کی گوٹن برگ سویڈن اور پھر اوسلو ناروے میں آمد۔

**10** اکتوبر ناروے میں حضور کے اعزاز میں استقبالیہ تقریب منعقد ہوئی۔ اس کے شرکاء ناروے کے چنیدہ اور اہم لوگ تھے۔

**18** اکتوبر کوئٹہ کے سالانہ جلسہ پر پابندی لگا دی گئی۔

**28 تا 30** اکتوبر مجلس نابینا ربوہ کی 5 ویں سالانہ ریلی منعقد ہوئی۔

اکتوبر دنیا پور ضلع لودھراں کے ایک احمدی کی تدفین میں رکاوٹ ڈالی گئی۔

**3,2** نومبر لجنہ اماء اللہ برطانیہ کا سالانہ اجتماع۔ 1094 لجنات اور 791 ناصرات نے شرکت کی۔ حضور نے اختتامی خطاب فرمایا۔

**8** نومبر چک چٹھہ ضلع حافظ آباد میں میاں محمد صادق صاحب کو شہید کر دیا گیا۔

**8 تا 11** نومبر حضور کا دورہ یورپ

**10,9** نومبر چھٹا جلسہ سالانہ فرانس۔ حضور نے پہلی بار شرکت فرمائی اور افتتاحی اور اختتامی خطاب فرمائے۔

**15** نومبر مظفر احمد صاحب ظفر نائب امیر امریکہ کی وفات۔

**16** نومبر انصار اللہ جرمنی کی ساتویں مجلس شوریٰ بابت مال منعقد ہوئی۔

**21** نومبر ڈاکٹر عبدالسلام صاحب کی لندن میں وفات۔ انہیں 25 نومبر کو بہشتی مقبرہ ربوہ میں دفن کیا گیا۔ حضور نے 22 نومبر کے خطبہ جمعہ میں ان کا تذکرہ فرمایا۔

محترم مولانا دوست محمد صاحب شاہد مورخ احمدیت

# عالم روحانی کے لعل و جواہر

نمبر 265

## رب العرش کے نور اور سکینت کا نزول

سیدنا حضرت بانی جماعت احمدیہ کے حضور 24/ اپریل 1905ء کو ایک شخص نے عرض کی کہ میرا دل آج کل ایسا ہو رہا ہے کہ نماز میں لذت اور رقت پیدا نہیں ہوتی اور نہایت سخت تکلیف میں رہتا ہوں خواہ مخواہ شبہات پیدا ہوتے رہتے ہیں۔ اگرچہ ان کو بہت رد کرتا ہوں تاہم وساوس پیچھا نہیں چھوڑتے۔ فرمایا "یہ بھی خدا کا فضل اور احسان ہے کہ انسان ایسے وساوس کا مغلوب نہیں ہوتا یہ بھی ثواب کی حالت ہے۔ نفس کی تین حالتیں ہیں۔ ایک تو نفس امارہ ہے۔ نفس امارہ والے کو تو خبر ہی نہیں کہ بدی کیا شے ہے۔ دوسرا نفس لوامہ ہے جو بدی کرتا ہے پر بدی پر ہمیشہ گھبراتا ہے اور شرمندہ ہوتا ہے اور توبہ کرتا رہتا ہے ایسا شخص نفس کا غلام نہیں ہے اور اس حالت میں ہونا ایک حد تک ضروری بھی ہے۔ اس سے دل برداشتہ نہیں ہونا چاہئے کیونکہ اس میں بڑے بڑے ثواب ہیں۔ یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ خود بخود نور اور سکینت نازل کرتا ہے۔ خدا کی رحمت کا وقت آتا ہے اور ایک ٹھنڈ پڑ جاتی ہے۔ اور وہ بات ہوا ہو جاتی ہے۔ انسان کو چاہئے کہ تھک نہ جاوے سجدہ میں یا حی یا قیوم برحمتک استغیث بہت پڑھا کرو۔ لیکن یاد رکھو کہ جلد بازی خوفناک ہے۔ (دین) میں انسان کو بہادر بننا چاہے۔ برسوں کی محنت و مشقت کے بعد آخر شیطان کے حملے کمزور ہو جاتے ہیں اور وہ بھاگ جاتا ہے۔"

(اخبار "بدر" 27 اپریل 1905ء صفحہ 8)

## ایک خوش قسمت اور مبارک وجود

حضرت مسیح موعود نے فرمایا:-

"وہ شخص بڑا ہی مبارک اور خوش قسمت ہے جس کا دل پاک ہو۔ اور وہ اللہ تعالیٰ کی عظمت اور جلال کے اظہار کا خواہاں ہو۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ اس کو دوسروں پر مقدم کر لیتا ہے۔ جو لوگ میری مخالفت کرتے ہیں۔ ان کا اور ہمارا فیصلہ اللہ تعالیٰ ہی کے سامنے ہے وہ ہمارے اور ان کے دلوں کو خوب جانتا ہے۔ اور دیکھتا ہے کہ کس کا دل دنیا کے نمود اور نمائش کے لئے ہے۔ اور کون ہے جو خدا تعالیٰ ہی کے لئے اپنے دل میں سوز و گداز رکھتا ہو۔ یہ خوب یاد رکھو کہ کبھی روحانیت صعود نہیں کرتی جب تک دل پاک نہ ہو۔ جب دل میں پاکیزگی اور طہارت پیدا ہوتی ہے۔ تو اس میں ترقی کے لئے ایک خاص طاقت اور قوت پیدا ہو جاتی ہے۔ پھر اس کے لئے ہر قسم کے سامان مہیا ہو جاتے ہیں۔ اور وہ ترقی کرتا ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھو کہ بالکل اکیلے تھے۔ اور اس بیکسی کی حالت میں دعوے کرتے ہیں۔ (کہ میں عالمگیر رسول ہوں) کون اس وقت خیال کر سکتا تھا کہ یہ دعویٰ ایسے بے یار و مددگار شخص کا بارآور ہو گا۔ **پھر ساتھ ہی اس قدر مشکلات آپؐ کو پیش آئے۔ کہ ہمیں تو ان کا ہزارواں حصہ بھی نہیں آئے۔**"

(بدر 13/ اکتوبر 1905ء صفحہ 3)

## حق و صداقت کا پیکر

سیدنا محمود المصلح الموعود کی زبان مبارک سے

ایک اہم واقعہ:-

"حضرت مسیح موعود............ کی بعثت سے پہلے کا واقعہ ہے کہ خاندانی جائیداد کے متعلق ایک مقدمہ تھا اس مکان کے چبوترے کے متعلق جس میں اب صدر انجمن احمدیہ (قادیان) کے دفاتر ہیں۔ اس چبوترے کی زمین دراصل ہمارے خاندان کی تھی مگر اس پر دیرینہ قبضہ اس گھر کے مالکوں کا تھا۔ حضرت مسیح موعود کے بڑے بھائی صاحب (مرزا غلام قادر صاحب متوفی 9 جولائی 1883ء۔ ناقل) نے اس کے حاصل کرنے کا مقدمہ چلایا اور جیسا کہ دنیا داروں کا قاعدہ ہے کہ جب زمین وغیرہ کے متعلق کوئی مقدمہ ہو اور وہ اپنا حق اس پر سمجھتے ہوں تو اس کے حاصل کرنے کے لئے جھوٹی سچی گواہیاں مہیا کرتے ہیں انہوں نے بھی اپنی ملکیت ثابت کرنے کے لئے جھوٹی سچی گواہیاں دلائیں۔ اس پر اس گھر کے مالکوں نے یہ امر پیش کیا کہ ہمیں کسی دلیل کی ضرورت نہیں۔ ان کے چھوٹے بھائی کو بلا کر گواہی لی جائے اور جو وہ کہہ دیں ہمیں منظور ہو گا۔ حضرت مسیح موعود ........ بطور گواہ عدالت میں پیش ہوئے اور جب آپ سے پوچھا گیا کہ کیا آپ ان لوگوں کو اس رستہ سے آتے جاتے اور اس پر بیٹھتے عرصہ سے دیکھ رہے ہیں فرمایا کہ ہاں۔ اس پر عدالت نے ان کے حق میں فیصلہ دے دیا۔ آپ کے بڑے بھائی نے اسے اپنی ذلت محسوس کیا اور بہت ناراض ہوئے مگر آپ نے فرمایا کہ جب واقعہ یہ ہے تو میں کس طرح انکار کر سکتا تھا

(الفضل 26/ اگست 1946ء صفحہ 3-4)

پبلشر آغا سیف اللہ، پرنٹر قاضی منیر احمد مطبع ضیاء الاسلام پریس مقام اشاعت دار النصر غربی چناب نگر (ربوہ) قیمت تین روپے پچاس پیسے

# حضرت خلیفۃ المسیح الرابع کی دلنشیں محبتوں کا تذکرہ

## دعاؤں سے بھرپور وجود کی دعائیں ہمیں دم زندگی عطا کرتی رہیں

عبدالقدیر قمر صاحب

عظیم قافلہ سالار، مجسم شفقت و پیار احسان و اکرام کا پیکر، رحمت و ایثار کا ناپیدا کنار سمندر، صبر و تحمل اور مضبوط عزم و ارادہ کا کوہ گراں میرا پیارا میرا امام جو اس عہد کی بے مثل آواز تھا اور جس کا دور زریں دور بے مثال تھا وہ ابر رحمت و محبت اپنے پرائے، چھوٹے بڑے دوست دشمن ہر ایک پر برسا اور روح تک سیراب کر گیا۔

## گرویدہ ہو گیا

میں اس وقت دوسری جماعت کا طالبعلم تھا اور رہائش دارالصدر میں تھی ایک دن صبح صبح شاہراہ صدر پر گولبازار کی طرف ایک ضروری کام سے پیدل جا رہا تھا کئی سائیکل سوار، موٹر سائیکل والے اور کاروں والے آ جا رہے تھے۔ وہ سب مجھ سے بے نیاز اور میں ان سے بے نیاز تھا کہ اچانک ایک کار میرے پاس آ کر رکی دائیں طرف کے دروازے کا شیشہ نیچے ہوا مترنم آواز آئی بیٹے! کہاں جا رہے ہو؟ عرض کیا گولبازار ایک ضروری کام سے جا رہا ہوں دروازہ کھول دیا اور شفقت سے فرمایا آیئے میرے ساتھ گاڑی میں بیٹھ جایئے۔ میں آپ کو مطلوبہ جگہ پر پہنچا دیتا ہوں میرے انکار کے باوجود اصرار کے ساتھ مجھے ساتھ بٹھا لیا اور میری مطلوبہ جگہ پر پہنچا دیا۔ یہ پہلا دن اور پہلا موقعہ تھا جب اس شفیق اور محبت انسان سے میرا تعارف ہوا۔ اور میں حضرت مرزا طاہر احمد (خلیفۃ المسیح الرابع) کا گرویدہ ہو گیا۔

## انداز شفقت

میرے دادا مکرم میاں محمد اسمٰعیل صاحب جو ہمارے خاندان میں پہلے احمدی تھے اور پھر ان کی دعوت الی اللہ میں خدا تعالیٰ نے برکت رکھی اور خلیفہ وقت کی دعاؤں نے ان کی مدد کی اور سارا گاؤں احمدی ہو گیا اور بستی احمدیہ کہلانے لگا۔ اور وہ ساری عمر اپنی جماعت کے صدر رہے۔ 1971ء میں جب ہم ربوہ آئے تو وہ بیمار ہو گئے سرگودھا میں ان کا آپریشن ہوا مگر مرض بڑھتا گیا جوں جوں دوا کی کے مصداق مرض نے اور شدت سے حملہ کر دیا تب حضرت خلیفۃ المسیح الرابع نے جو اس وقت ناظم وقف جدید تھے اور دفتر وقف جدید میں فضل عمر ڈسپنسری بھی چلاتے تھے علاج شروع کیا ایک دن جب دادا جان کی طبیعت زیادہ خراب ہو گئی تو آپ گھر تشریف لائے۔ انہیں دیکھا اور مجھے فرمانے لگے دفتر آ کر دوائی لے جانا میں صبح 9 بجے کے قریب دفتر پہنچا آپ نے فرمایا ڈسپنسر صاحب سے کہیں آپ کو فلاں دوائی دے دیں جب ان کے پاس پہنچا تو وہ کہنے لگے ڈسپنسری شام کو بعد از عصر کھلتی ہے اس وقت آ کر دوائی لے جانا دوبارہ حضرت صاحب کی خدمت میں حاضر ہوا۔ فرمانے لگے دوائی لے آئے ہو۔ عرض کیا وہ کہہ رہے ہیں عصر کے بعد آ کر لینا حضور نے انہیں بلا کر دوائی دینے کا ارشاد فرمایا تب مجھے دوائی مل گئی اور خدا تعالیٰ کے فضل سے میرے دادا جی کو شفا مل گئی۔

## آئس کریم مل گئی

گرمیوں کے دن تھے۔ ہم پانچ چھ دوست سکول سے واپس آ کر سڑک پر کھڑی ایک بیری سے بیر اتار اتار کر اپنی جھولیاں بھرنے لگے۔ سبھی ننگے سر تھے۔ اتنی دیر میں حضرت صاحب تشریف لائے اور فرمایا ادھر آؤ۔ ہم سب ایک دوسرے کا منہ دیکھنے لگے اور سمجھنے لگے کہ شاید سزا دیں گے اور دل میں ڈرنے لگے دوبارہ فرمایا ادھر آؤ، ڈرتے ڈرتے گئے فرمانے لگے دیکھو گرمیوں میں بیروں کے اندر کیڑا ہوتا ہے جس کے کھانے سے پیٹ خراب ہو جاتا ہے اور پھر تم سب لوگ ننگے سر دھوپ میں پھر رہے ہو اس طرح تمہیں لو لگ جائے گی اور بیمار ہو جاؤ گے۔ اتنی دیر میں سائیکل پر ایک آئس کریم بیچنے والا آ گیا۔ ان دنوں چار آٹھ اور بارہ آنے کا ایک ایک کپ ہوتا تھا، آپ نے اسے فرمایا کہ ان بچوں کو بارہ آنے والا ایک ایک کپ دے دو۔ جب ہم سب نے آئس کریم کھالی تو نصیحتاً فرمانے لگے۔

”آئندہ میں آپ کو ننگے سر اس طرح دھوپ میں پھرتے ہوئے اور بے احتیاطی سے ایسے کیڑوں والے بیر کھاتے نہ دیکھوں“

اللہ! اللہ! تربیت اور سمجھانے کا یہ انداز۔ کیسا دلنشیں اور دلربا اور بات بھی دل سے نکلی تھی اسے لئے اثر انداز ہوئی! اور ہم نے آئندہ دھوپ میں اس طرح پھرنا اور بیریوں سے بیر اتارنا چھوڑ دیا۔

☆ میرے ایک دوست نے ذاتی ضرورت کے لئے بعض احباب سے قرض لیا۔ بعد ازاں ان کے حالات ایسے دگرگوں ہو گئے کہ اس کی واپسی کی کوئی صورت نظر نہ آتی تھی وہ ہر وقت پریشان رہتے جس کی وجہ سے ان سے کوئی بھی کام ڈھنگ سے نہ ہو سکتا اور گھر میں علیحدہ پریشانی، ان کی بیگم نے خاموشی سے پیارے آقا کو خط لکھ دیا۔ کوئی تحقیق نہ پوچھ گچھ، محض اس خط پر پیارے آقا نے شفقت و کرم کی بارش برساتے ہوئے مطلوبہ رقم عنایت فرما دی۔ اور ان سے فکر و پریشانی کی روا ہٹا دی۔

## اطاعت نظام

میں جامعہ احمدیہ میں زیر تعلیم تھا۔ شوریٰ کا موقعہ تھا۔ میری ڈیوٹی ایوان محمود کے گیٹ پر لگی ہوئی تھی تا نمائندگان کے ٹکٹ چیک کر کے انہیں اندر جانے دیا جائے۔ نمائندگان آ رہے تھے اور ٹکٹ چیک کروا کے اندر تشریف لیجا رہے تھے اسی اثنا میں حضرت صاحبزادہ مرزا طاہر احمد صاحب مکرم ڈاکٹر عبدالسلام صاحب نوبیل لارئیٹ کے ساتھ تشریف لائے مکرم صاحبزادہ صاحب آگے آگے تھے اور مکرم ڈاکٹر صاحب پیچھے پیچھے۔ دونوں کی ٹکٹیں صاحبزادہ صاحب کے پاس تھیں۔ آپ نے ٹکٹ دکھایا اور اندر کی طرف قدم بڑھا دیئے جب ڈاکٹر صاحب سے ٹکٹ کا مطالبہ ہوا تو وہ ایک طرف ہو کر کھڑے ہو گئے۔ کیونکہ ان کا ٹکٹ بھی حضرت صاحب کے پاس تھا۔

تھوڑا سا آگے جا کر جب آپ نے دیکھا کہ ڈاکٹر صاحب ساتھ نہیں ہیں واپس پلٹے اور ہمارے پاس آ کر صرف یہ فرمایا کہ یہ دیکھیں ڈاکٹر صاحب کا ٹکٹ میرے پاس ہے۔ اس لئے انہیں آنے دیں اور کچھ بھی تو نہ کہا واقعی عظیم لوگوں کی یہی نشانیاں ہوتی ہیں۔

## اخلاق جیت گئے

بیت اقصیٰ کی گراؤنڈ میں دو ٹیموں کے درمیان کبڈی کا میچ ہو رہا تھا۔ حضرت صاحب مہمان خصوصی تھے۔ سینکڑوں کی تعداد میں ناظرین میچ دیکھ رہے تھے۔ ایک ٹیم کا کھلاڑی کبڈی ڈالنے گیا دوسری ٹیم کے کھلاڑی مستعد ہوئے اسے پکڑنے کے لئے کبڈر نے کوشش کی 'جاپھی' کو ہاتھ لگانے کی تو خفیف سا ہاتھ لگا۔ جسے عام لوگ تو ایک طرف ریفری بھی محسوس نہ کر سکا۔ مگر کبڈر واپس آ گیا اور کہا میرا ہاتھ مخالف ٹیم کے کھلاڑی کو چھو گیا ہے ریفری نے میچ روک کر ”جاپھی“ سے پوچھا کیا تمہیں ہاتھ لگ گیا تھا۔ چونکہ فائنل میچوں میں ایک ایک نمبر کی بڑی اہمیت ہوتی ہے مگر یہ احمدی کھلاڑی تھے اس لئے جب پوچھا گیا تو اس نے کہا ہاں! ہاتھ مجھے لگا ہے۔ حالانکہ اگر وہ کہہ دیتا کہ ہاتھ مجھے نہیں لگا تو ریفری سمیت سب اس کی بات مان لیتے۔ مگر اس نے سچ کو ہاتھ سے نہ چھوڑا۔ خیر ان کی ٹیم میچ ہار گئی۔

جب پیارے آقا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع اختتامی خطاب کے لئے تشریف لائے تو فرمایا۔ میچ فلاں ٹیم نے جیتا ہے مگر امر واقعہ یہ ہے کہ اخلاقی طور پر دوسری ٹیم جیت گئی ہے اور پھر اس کھلاڑی کو خصوصی پیار و انعام دیا۔

## شفقت کا اظہار

یہ بھی گرمیوں کے دنوں کا ہی واقعہ ہے ان دنوں حضور انور مختلف اضلاع کے احمدیوں اور غیر از جماعت احباب سے ایک تسلسل کے ساتھ ملاقات فرما رہے تھے۔ ایک دن مجھے اور میرے دوستوں مکرم مشہود احمد ظفر مربی سلسلہ مکرم نعیم احمد صاحب چیمہ مشنری انچارج فجی اور مکرم فہیم احمد صاحب خادم مربی سلسلہ کو بھی حضور انور کی ملاقات کا اشتیاق ہوا۔ حضور انور کی خدمت میں اجازت ملاقات کے لئے تحریر کیا از راہ شفقت اجازت مل گئی۔

جب ہم چاروں دوست قصر خلافت پہنچے تو اس وقت ایک ضلع کے غیر از جماعت دوستوں سے مجلس سوال و جواب ہو رہی تھی۔ ہمارے بتانے پر مکرم پرائیویٹ سیکرٹری صاحب فرمانے لگے آج تو ملاقات نہیں ہو سکتی۔ کیونکہ اس ملاقات کے بعد نماز ظہر کا وقت ہو جائے گا اس لئے پھر کسی دن کے لئے کوشش کرو۔ ہم تھوڑا سا پیچھے ہو کر کھڑے ہو گئے۔ جب پیارے آقا اس وفد سے ملاقات کر کے تشریف لے جانے لگے تو ہم حضور انور کی طرف بڑھے۔ آپ نے فرمایا کیا بات ہے؟ عرض کیا حضور! ہم بھی آپ سے ملنے کے متمنی ہیں۔ فرمایا ہاں ہاں آ جاؤ۔ ہم قریب گئے حضور نے ہم سے ہاتھ ملایا گلے لگایا اور فرمانے لگے ٹھیک ہے۔ ہم نے عرض کیا حضور! فوٹو کی بھی خواہش ہے فرمایا ٹھیک ہے دو کو ایک طرف کھڑا کیا اور دو کو دوسری طرف۔ ہم جس ساتھی کو ساتھ لے گئے تھے کہ وہ ہماری فوٹو کھینچے گا۔ عین موقع پر اس کے کیمرے نے کام کرنے سے انکار کر دیا۔ حضور فرمانے لگے۔ بھئی کیمرہ تو چل نہیں رہا۔ چونکہ اس وقت اختر فوٹو سٹوڈیو والے پہلے وفد کی فوٹو کے لئے آئے تھے جو اب فوٹو کھینچ کر واپس جا رہے تھے۔ سو میں نے عرض کیا حضور! یہ اختر صاحب ہیں۔ آپ نے فوراً مکرم پرائیویٹ سیکرٹری صاحب کو فرمایا انہیں بلائیں اور انہیں بلایا گیا۔ ہماری فوٹو بنی۔ اور ہم چاروں دوست اپنی قسمت پر رشک کرتے اپنے پیارے آقا کی شفقت و محبت کے گن گاتے شاداں و فرحاں واپس ہوئے۔

## دعا ہی دعا

جب خدا نے آپ کو جماعت کا روحانی باپ بنایا تو آپ ہر احمدی کے لئے مجسم دعا بن گئے۔ آپ کی مضطربانہ دعاؤں نے اندھوں کو بینا اور بہروں کو شنوائی عطا کی مردہ دلوں میں زندگی کا خون دوڑا دیا نفرتوں کو محبتوں میں بدل دیا۔ اسیروں کو رستگاری ملی اور قید و بند میں مبتلا کمزور انسانوں کی زنجیریں ٹوٹ گئیں اور پھانسی کے پھندے کا انتظار کرنیوالے آزاد فضاؤں

میں نغمات محبت الاپنے لگے۔

حضور کی غیر معمولی شفقت ومحبت سے بھر پور دعاؤں کے خزانے سے میں نے اور میرے ساتھیوں نے بھی جھولیاں بھر بھر فیض پایا۔ اور اس وقت تو اس محبت و پیار کی بارش میں اور تیزی آگئی جب ہم تینوں کو عمر قید کی سزا ہوئی اور اسیر راہ مولیٰ بننے کی سعادت حاصل ہوئی۔

حضور انور کی طرف سے مسلسل محبت بھرے پیغامات دل کو ڈھارس دینے والے خطوط، حوصلہ اور ہمت بڑھانے کی باتیں۔ اس بات کی یقین دہانیاں کہ جلد یہ سیاہ رات کٹ جائے گی۔

ہمارے گھر والوں کی دلجوئی ودلداری کی خاطر انہیں خطوط لکھے سلسلہ کے بزرگوں کو ہماری اور ان کی ہمت وحوصلہ بڑھانے کے لئے ملاقات کا ارشاد، اور عید وغیرہ کے موقع پر تحفہ جات ومبارک سلامت کے پیغامات اور سب سے بڑھ کر دن رات نہ صرف خود ہمارے لئے آستانہ الٰہیہ پر گریہ وزاری کرتے رہے بلکہ جماعت کو بھی بایں الفاظ ہمارے لئے دعا میں لگا دیا جماعت کو مخاطب کر کے فرمایا۔

''اب رمضان آنے والا ہے اپنی راتوں کو ایسے اسیران مولیٰ کے لئے گریہ وزاری کے ساتھ ایک واویلے میں تبدیل کر دیں۔ شور مچا دیں۔ ایسا شور آپ کے دل سے اٹھے، کہ اس شور سے ناممکن ہے کہ خدا کی تقدیر حرکت میں نہ آئے۔ میں امید تو یہی رکھتا ہوں کہ وہ تقدیر حرکت میں آ رہی ہے آ چکی ہے''۔

(الفضل 31 مارچ 1999ء)

جب حضور انور اور جماعت کی دعاؤں کو اللہ تعالیٰ نے شرف قبولیت بخشا اور 25 مارچ 1999ء کو ہماری رہائی عمل میں آئی تو بھی پیارے آقا کی طرف سے محبت بھرا خط موصول ہوا جس کے آغاز میں سیدنا مسیح موعود کے ایک شعر کا دوسرا حصہ درج فرمایا۔

یہ روز کر مبارک سبحان من یرانی

اور مبارک باددی اور روشن مستقبل اور خدا کی امان مہیا ہونے کی دعائیں دیں۔

یہ سرتاپا دعاؤں سے بھر پور وجود، جس کی دعائیں اور ان شبانہ روز دعاؤں میں بہنے والے آنسو جو ہمیں دم زندگی عنایت کرتے رہے اور ہم سے ہر غم زندگی دور کرتے رہے آج ہمیں حزیں بنا کر خلد بریں میں جا بسا ہے۔ ع

اب کہاں پائیں گے ہم ابر بہاراں کی پھوار

## شفیق انسان

حضور صلی اللہ علیہ وسلم صحابہؓ کے ہجوم کی وجہ سے گھٹنوں کے بل اکڑوں بیٹھے ہوئے تھے ایک اعرابی نے دیکھا تو کہا یہ بیٹھنے کا کیا طریق ہے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

اللہ تعالیٰ نے مجھے پیار کرنے والا شفیق انسان بنایا ہے اور مجھے ظالم اور کینہ پرور نہیں بنایا۔

(سنن ابی داؤد کتاب الاطعمہ)

مکرم عبدالرزاق صاحب

### حضرت مسیح موعود کی پر معارف تحریرات کی روشنی میں

# مظہر انوار الٰہی سورۃ فاتحہ کی فضیلت و برکات

### یہ سورۃ اس اتم اور اکمل تعلیم پر مشتمل ہے جو طالب حق کے لئے ضروری ہے

حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں۔

(1) خدائے تعالیٰ نے اس سورۃ فاتحہ میں دعا کرنے کا ایسا طریق حسنہ بتلایا ہے جس سے خوب تر طریقہ پیدا ہونا ممکن نہیں۔ اور جس میں وہ تمام امور جمع ہیں جو دعا میں دلی جوش پیدا کرنے کے لئے نہایت ضروری ہیں۔

(براہین احمدیہ۔ روحانی خزائن جلد اول ص 568)

(2) دوسرا لطیفہ اس سورت میں یہ ہے کہ ہدایت کے قبول کرنے کے لئے پورے اسباب ترغیب بیان فرمائے ہیں۔ کیونکہ ترغیب کامل جو معقولی طور پر دی جائے ایک زبردست کشش ہے۔

(براہین احمدیہ حصہ روحانی خزائن جلد اول صفحہ نمبر 575 حاشیہ نمبر 11)

(3) تیسرا لطیفہ یہ ہے کہ باوجود التزام فصاحت و بلاغت یہ کمال دکھایا ہے۔ کہ محامد الٰہیہ کے ذکر کرنے کے بعد جو فقرات دعا وغیرہ کے بارے میں لکھے ہیں ان کو ایسے عمدہ طور پر بطور لف ونشر مرتب کے بیان کیا ہے۔ جس کا صفائی سے بیان کرنا باوجود رعایت تمام مدارج فصاحت و بلاغت کے بہت مشکل ہوتا ہے۔ اور جو لوگ اس سخن میں صاحب مذاق ہیں وہ خوب سمجھتے ہیں کہ اس قسم کے لف ونشر کیسا نازک اور دقیق کام ہے۔

(براہین احمدیہ۔ روحانی خزائن جلد اول ص 577)

(4) چوتھا لطیفہ یہ ہے کہ سورۃ فاتحہ مجمل طور پر تمام مقاصد قرآن شریف پر مشتمل ہے۔ گویا یہ سورت مقاصد قرآنیہ کا ایجاز لطیف ہے۔

(براہین احمدیہ۔ روحانی خزائن جلد اول ص 580)

(5) یہ کہ سورۃ فاتحہ اس اتم اور اکمل تعلیم پر مشتمل ہے کہ جو طالب حق کے لئے ضروری ہے۔ اور جو ترقیات قربت اور معرفت کے لئے کامل دستور العمل ہے۔

(براہین احمدیہ۔ روحانی خزائن جلد اول ص 586)

(6) ایک خاصہ روحانی سورۃ فاتحہ میں یہ ہے کہ دلی حضور سے اپنی نماز میں اس کو ورد کر لینا اور اس کی تعلیم کو فی الحقیقت سچ سمجھ کر اپنے دل میں قائم کر لینا تنویر باطن میں نہایت دخل رکھتا ہے۔ یعنی اس سے انشراح خاطر ہوتا ہے۔ بشریت کی ظلمت دور ہوتی ہے۔ حضرت مبدء فیض کے فیوض انسان پر وارد ہونے شروع ہو جاتے ہیں۔ اور قبولیت الٰہی کے انوار اس پر احاطہ کر لیتے ہیں۔ یہاں تک کہ وہ ترقی کرتا کرتا مخاطبات الٰہیہ سے سرفراز ہو جاتا ہے۔ اور کشوف صادقہ اور الہامات واضحہ سے تمتع تام حاصل کرتا ہے۔ اور حضرت الوہیت کے مقربین میں دخل پا لیتا ہے۔ اور وہ عجائبات القائے غیبی اور کلام لاریبی۔ استجابت ادعیہ۔ کشف مغیبات اور تائید حضرت قاضی الحاجات اس سے ظہور میں آتی ہیں کہ جس کی نظیر اس کے غیر میں پائی نہیں جاتی۔

(براہین احمدیہ۔ روحانی خزائن جلد اول ص 626)

(7) یہ عاجز (حضرت مسیح موعود) اپنے ذاتی تجربہ سے بیان کرتا ہے کہ فی الحقیقت سورۃ فاتحہ مظہر انوار الٰہی ہے۔ اس قدر عجائبات اس سورت کے پڑھنے کے وقت دیکھے گئے ہیں کہ جن سے خدا کے پاک کلام کا قدر و منزلت معلوم ہوتا ہے۔ اس سورۃ مبارکہ کی برکت سے اور اس کے تلاوت کے التزام سے کشف مغیبات اس درجہ تک پہنچ گیا کہ صدہا اخبار غیبیہ قبل از وقوع منکشف ہوئیں۔ اور ہر ایک مشکل کے وقت اس کے پڑھنے کی حالت میں عجیب طور پر رفع حجاب کیا گیا۔

(براہین احمدیہ۔ روحانی خزائن جلد اول ص 642)

(8) یہ سورۃ ایسی ہے جس کے میدان کو سواریوں کو تیز دوڑانے کے باوجود طے نہیں کیا جا سکتا اور نہ ہی اس کی روشنی سے ستاروں کی روشنی کو کوئی نسبت ہے۔ (۔) اور اس کا نام ''ام القرآن'' بھی ہے۔ اس لئے اس نے اپنے اندر اس کے تمام مطالب کو عمدہ ترین بیان کے ذریعے جمع کر رکھا ہے۔ اور وہ سیپ کی طرح فرقان کے موتیوں کو اپنے اندر محفوظ کئے ہوئے ہے اور وہ عرفانی پرندوں کے لئے گھونسلوں کی مانند ہو گئی ہے۔

قرآن کریم نے ہدایت انسانی کے سلسلہ میں چار علوم کو اپنے اندر جمع کر رکھا ہے۔ اور وہ علم یہ ہیں۔ علم مبدء۔ علم معاد۔ علم نبوت۔ علم توحید باری تعالیٰ (ذات وصفات) اور اس میں کوئی شک شبہ نہیں کہ یہ چاروں علوم سورۃ فاتحہ میں موجود ہیں۔

(اعجاز المسیح۔ روحانی خزائن ص 58 '74)

(9) سورۃ فاتحہ تو ایک معجزہ ہے۔ اس میں امر بھی ہے۔ نہی بھی ہے۔ پیشگوئیاں بھی ہیں۔ قرآن شریف تو ایک بہت بڑا سمندر (بحر ذخار) ہے۔ کوئی بات اگر نکالنی ہو تو چاہئے کہ سورۃ فاتحہ میں بہت غور کرے۔ کیونکہ یہ ام الکتاب ہے۔ اس کے بطن سے قرآن کریم کے مضامین نکلتے ہیں۔ قرآن شریف کا تو ایک ایک نکتہ تواتر کے نیچے ہے۔ مگر سورۃ فاتحہ بہت بڑے تواتر سے ثابت ہے۔ ہر روز ہر نماز کی ہر رکعت میں پڑھی جاتی ہے۔

(تفسیر سورۃ فاتحہ از حضرت مسیح موعود ص 17)

(10) سورۃ فاتحہ کا نماز میں پڑھنا لازمی ہے۔

(تفسیر سورۃ فاتحہ از حضرت مسیح موعود ص 22)

(11) اللہ تعالیٰ نے الحمد شریف میں اپنی صفات کاملہ کا بیان کر کے ان تمام مذاہب باطلہ کا رد کیا ہے جو عام طور پر دنیا میں پھیلے ہوئے ہیں۔ جو سورۃ ''ام الکتاب'' کہلاتی ہے۔ اسی واسطے پانچوں وقت ہر نماز کی ہر رکعت میں پڑھی جاتی ہے۔ کہ اس میں مذہب (دین حق) کی تعلیم موجود ہے۔ اور قرآن مجید کا ایک قسم کا خلاصہ ہے۔ (ملفوظات جلد پنجم ص 385)

حضرت منشی ظفر احمد صاحب کپورتھلوی کے نام مکتوب میں حضرت مسیح موعود تحریر فرماتے ہیں:۔

''نماز میں اس دعا کو پڑھنے میں کہ اھدنا الصراط المستقیم (الخ) بہت خشوع اور خضوع سے زور لگانا چاہئے انسان بغیر عبادت کچھ چیز نہیں بلکہ جانوروں سے بدتر ہے۔ وقت گزر جاتا ہے۔ اور موت درپیش ہے۔ جو کچھ عمر کا حصہ ضائع طور پر گزر گیا وہ ناقابل تلافی ہے۔ اور سخت حسرت کا مقام ہے۔ دعا کرتے رہو اور تھکو مت۔ یہ عاجز آپ کے لئے دعا کرتا اور کرتا رہتا ہے۔ انشاء اللہ تعالیٰ ہر ایک بات کے لئے وقت ہے۔ صابر اور منتظر رہنا چاہئے۔ ایسا نہ ہو کہ صبر میں فرق آ جاوے کیونکہ استعجال سم قاتل ہے۔''

''تعدیل ارکان اور اطمینان سے نماز کو ادا کرنا نماز کی شرط ہے۔ جس قدر رکوع سجود آہستگی سے کیا جاوے وہی بہتر ہے۔ اسی طرح پڑھنے سے نماز میں لذت شروع ہو جاتی ہے۔ سو یہ بات بہت اچھی اور نہایت بہتر ہے۔ کہ رکوع سجود بلکہ تمام ارکان میں تعدیل اطمینان اور آہستگی سے رعایت رکھی جائے۔ اگر نماز تہجد میں تکرار سے یہ دعا کرو اھدنا الصراط المستقیم تو یہ طریق نہایت اقرب اور دل پر نورانی اثر ڈالنے کے لئے ہے۔''

(الحکم 7 اکتوبر 1918ء)

شذرات

## جسٹس جاوید اقبال کی خود نوشت سوانح

# ''اپنا گریباں چاک'' سے چند اقتباسات

قسط اول

مرسلہ: مرزا خلیل احمد قمر صاحب

جسٹس جاوید اقبال نے اپنی سوانح حیات ''اپنا گریبان چاک'' کے نام سے ترتیب دی ہے۔ اور اس سوانح حیات میں اپنے ماحول دوست احباب حتیٰ کہ والد کو جیسا پایا ویسا بیان کر دیا۔ اور اپنے بارے میں جن جن حالات سے گزر ہوا بے کم و کاست سب کچھ بیان کر دیئے یہ ایک کھلے ذہن کے انسان کی کھلی کتاب کی کہانی ہے۔ جس نے کہیں بھی اپنے آپ کو چھپانے کی کوشش نہیں کی۔ جناب جاوید اقبال نے اپنے مشاغل کا ذکر کیا ہے۔ یہ ان کو ورثے میں ملے ہیں۔ جہاں جہاں ان کو نقش پا ملے ہیں ان پر قدم ضرور مارے ہیں۔ اپنے آپ کو ایک انسان کے روپ میں پیش کیا ہے۔ جو خوبیوں اور کمزوریوں کا مجموعہ ہے۔ خوبی تو یہ ہے کہ انہوں نے اپنی کمزوریوں کا اعتراف کیا ہے۔ کمزوریوں سے انکار نہیں کیا۔ اور اپنے عجز و انکسار کا اظہار کیا ہے۔ ذیل میں اس کتاب میں سے چند اہم قابل ذکر اقتباسات پیش خدمت ہیں۔

## فرزند اقبال

میرے والد علامہ محمد اقبال ایک عظیم شاعر فلسفی اور تصور پاکستان کے خالق سمجھے جاتے ہیں ان کے فرزند ہونے کی حیثیت سے زندگی کے مختلف ادوار میں میرا ردعمل مختلف رہا ہے بچپن میں باپ کے حوالے سے پہچانا گیا تو میں نے برا نہیں منایا کیونکہ مجھے علم ہی نہ تھا کہ وہ کون ہیں اور کیا کرتے ہیں۔ جوان ہوا تو تب بھی باپ کے حوالے سے پہچانا گیا۔ یہ میرے لئے پدرم سلطان بود کی بنا پر فخر کا مقام تھا زندگی میں اچھا برا اپنا مقام پیدا کیا تب بھی باپ کے حوالے سے پہچانا گیا تو مجھے بہت برا لگا یہ میری ''انا'' کی نشوونما میں مداخلت تھی۔ اب بوڑھا ہو چکا ہوں تب بھی باپ کے حوالے سے میری شناخت ہوتی ہے۔ عجیب اتفاق ہے میرے والد کے پرستاروں نے مجھے بڑا ہونے نہیں دیا۔ ہمیشہ چھوٹا سا بچہ ہی سمجھا گیا یعنی تن آور درخت کے سائے تلے ایک ننھا سا پودا پروان چڑھا ہے۔ وہ دراز قد ہو جائے اپنی صورت نکال لے تب بھی پودا ہی رہتا ہے اور بڑ درخت کے حوالے سے پہچانا جاتا ہے۔

(ص8)

## ماں باپ کا خاندان

معاشرتی طور پر میرے ماں باپ کے خاندانوں کا تعلق نچلے درمیانی طبقہ سے تھا۔ میرے والد کے خاندان کے مقابلے میں میری والدہ کا خاندان کم افراد پر مشتمل اور معاشی اعتبار سے زیادہ کمزور تھا۔

(ص24)

## مشاغل

وہ (والد صاحب) یہ بھی چاہتے تھے کہ میں کشتی لڑا کروں۔ چنانچہ اس سلسلہ میں میرے لئے گھر میں ایک اکھاڑہ بھی کھدوا دیا گیا۔ وہ اکثر کہا کرتے تھے اکھاڑے کی مٹی میں ڈنڈ پیلنا لنگوٹ باندھ کر لیٹ رہنا صحت کے لئے نہایت مفید ہے۔ (ص30)

انہیں اپنی جوانی میں کبوتر بازی کا شوق بھی رہ چکا تھا۔ آخری عمر میں ان کی تمنا تھی کہ گھر کی چھت پر ایک وسیع پنجرہ بنوایا جائے۔ جس میں بہت سارے کبوتر چھوڑ دیئے جائیں۔ اور ان کی چارپائی ہر وقت کبوتروں کے درمیان رہا کرے۔ انہیں یقین تھا کہ کبوتروں کے پروں کی ہوا صحت کے لئے فائدہ مند ہوتی ہے۔ (ص36)

## گانا سننے کا شوق

مجھے موسیقی سے بھی خاصا لگاؤ تھا۔ لیکن ہمارے گھر میں نہ تو ریڈیو تھا اور نہ گراموفون۔ گانا سننے کا شوق تو والد کو بھی تھا۔ جوانی میں ستار بجاتے تھے۔ جب بھی فقیر نجم الدین گھر پر انہیں طاؤس بجا کر سناتے تو مجھے بھی پاس بٹھا لیا کرتے۔ (ص23)

## پتنگ بازی

کبھی کبھار میرے والد چھت پر آ جایا کرتے اور ہمارے ساتھ پتنگ بازی میں شریک ہوتے۔ لیکن عام طور پر جب بھی پیچ لڑاتے تو ہماری پتنگ ہی کٹتی۔

(ص17)

## رقص دیکھا

میرے والد نے جس جہاز پر سفر کیا..........

اس جہاز پر انہوں نے اطالوی عورتوں کا رقص دیکھا بلکہ ایک کے حسن سے بے حد مرعوب بھی ہوئے۔ مگر تحریر کرتے ہیں۔ جب اس نے ایک چھوٹی سی تھالی میں مسافروں سے انعام مانگنا شروع کیا تو وہ تمام اثر زائل ہو گیا۔ کیونکہ میری نگاہ میں وہ حسن جس پر استغنا کا غازہ نہ ہو بدصورتی سے بھی بدتر ہو جاتا ہے۔

(ص69)

## نرم دل

ایک مرتبہ میرے گلے میں ایک گلٹی سی بن گئی۔ آپ اتنے فکر مند ہوئے کہ بخار چڑھ گیا۔ لیکن اس کے باوجود مجھے خود ساتھ لے کر ڈاکٹر یعقوب بیگ کے کلینک لے گئے۔ اس نے سرجری کر کے گلٹی نکال دی اور میں ٹھیک ٹھاک ہو گیا۔ مگر مدت تک آپ کا بخار نہ ٹوٹا۔ (ص33)

ایک دفعہ میں آنکھوں پر والدہ کا دوپٹہ باندھے ان کے پیچھے بھاگتے ہوئے انہیں پکڑنے کی کوشش کر رہا تھا کہ ٹھوکر کھائی اور منہ کے بل گر پڑا۔ جس کے سبب ہونٹ کٹ گیا اور منہ سے خون جاری ہو گیا۔ اتفاق سے اس لمحہ والد زنان خانہ میں داخل ہوئے اور اچانک میرے منہ سے یوں خون بہتا دیکھ کے بے ہوش ہو گئے۔ (ص22)

## صاحب عمل کی فوقیت

دوسری فلم نپولین کے حالات زندگی پر مبنی تھی۔ والد دنیا بھر کے جری سپہ سالاروں سے بڑی عقیدت رکھتے تھے کہا کرتے تھے ہر صاحب عمل کو صاحب فکر پر فوقیت ہے۔ (ص37)

## نماز روزہ پر زور نہیں دیتے تھے

عجیب بات ہے کہ والد نے مجھے کبھی روزہ رکھنے یا نماز ادا کرنے پر زور نہیں دیا نہ کبھی اس بات میں دلچسپی لی۔ (ص37)

## شاذ و نادر روزہ رکھتے

میرے والد شاذ و نادر ہی روزہ رکھتے تھے اور جب رکھتے تو ہر چند گھنٹوں کے بعد علی بخش کو بلوا کر پوچھتے کہ افطاری میں کتنا وقت باقی ہے.......... والد کو کبھی کبھار فجر کی نماز پڑھتے ضرور دیکھا ہے۔ جہاں تک میری ذات کا تعلق ہے مجھے ماں باپ نے کبھی نماز پڑھنے یا روزہ رکھنے کے لئے مجبور نہیں کیا۔ میں نے اگر کبھی نماز پڑھی تو اپنی مرضی سے پڑھی کسی کی تلقین پر نہیں پڑھی (ص19)

## کاغذات جلا دیئے

ایک بار میں نے دیکھا کہ والد صاحب نے اپنے کمرے میں منشی طاہر الدین کے سامنے کاغذوں سے بھرا ایک ٹرنک رکھوایا اور اس میں سے خود چھانٹ چھانٹ کر بعض تصاویر اور کاغذات انہیں انگیٹھی میں جلتی ہوئی آگ میں پھینکنے کو دیتے وہ تصاویر اور کاغذات ان کے سامنے جلا دیئے گئے جو کاغذات یا مسودات بچ گئے۔ اور اب اقبال میوزیم کی زینت ہیں۔ میرے والد کے ذاتی کاغذات میں سے وہی ہیں جو انہوں نے بذات خود محفوظ رکھنے کے قابل سمجھے۔ (ص39)

## ماں باپ میں تکرار

میں نے چند بار ماں باپ میں تکرار ہوتے بھی دیکھا ہے۔ ایک مرتبہ تو میری والدہ کا اصرار تھا کہ والد باقاعدگی سے وکالت کریں۔ کیونکہ گھر کے اخراجات پورے نہیں ہوتے۔ نیز کرایہ کی کوٹھی میں رہنے کی بجائے اپنا گھر بنوائیں۔ یہ منظر اب تک میری نگاہوں کے سامنے ہے کہ والدہ میرے والد کے ذاتی کمرے میں کھڑی انہیں کوس رہی ہیں۔ اور روتے ہوئے کہہ رہی ہیں کہ میں اس گھر میں ایک لونڈی کی طرح کام کرتی ہوں اور ساتھ ہی پیسے بچانے کی کوشش میں لگی رہتی ہوں۔ دوسری طرف آپ ہیں کہ بجائے نیک نیتی سے کچھ کرنے کے بستر پر دراز شعر لکھتے رہتے ہیں۔ اور جواب میں میرے والد لیٹے ہوئے بغیر کچھ منہ سے بولے کھسیانی ہنسی ہنس رہے ہیں۔

(ص20)

## تن آسانی

دھوتی اور بنیان زیب تن ہوتی اور سر پر تولیہ رکھ لیتے۔ ان کے کمرے کی حالت پریشان رہتی تھی۔ دیواریں گرد و غبار سے اٹی ہوتیں۔ بستر ان کی اپنی دھوتی اور بنیان کی طرح میلا ہو جاتا مگر انہیں بدلوانے کا خیال نہ آتا۔ منہ دھلانے اور نہانے سے گھبراتے اور اگر کبھی مجبوراً باہر جانا پڑتا تو کپڑے بدلتے وقت سرد آہیں بھرا کرتے۔ وہ فطرتاً سست تھے۔ اگر کہیں وقت کی پابندی ہوتی تو انہیں ہمیشہ دیر ہو جایا کرتی۔ ویسے چارپائی پر نیم دراز پڑے رہنے میں بڑے خوش تھے۔

(ص33)

## انہماک

کئی بار دوپہر کا کھانا کسی کتاب میں منہمک ہونے کے سبب بھول جایا کرتے۔ اور جب کتاب ختم ہو جاتی تو علی بخش کو بلا کر معصومانہ انداز میں پوچھتے کیوں بھئی میں نے کھانا کھا لیا ہے۔ شام کو گھر کے دالان ہی میں ایک دو چکر لگا لیا کرتے تھے۔ اس کے سوا ان کی زندگی میں بظاہر کامل جمود تھا۔ (ص 33)

## جاوید منزل کی تعمیر

یہ ذکر ہو چکا ہے کہ میری ماں اور باپ میں اس بات پر جھگڑا ہوتا تھا کہ والد تمام دن گھر پر بیٹھے اشعار لکھنے کی بجائے اپنی وکالت کا کام دلجمعی سے کریں یا کہیں ملازمت کریں اس طرح وہ یہ بھی چاہتی تھیں کہ کرایہ کا گھر چھوڑ کر اپنا گھر بنانے کی جستجو کریں۔

بالآخر چند سال بعد والدہ کے گھر کے اخراجات سے بچائے ہوئے روپوں اور ان کے زیورات کی فروخت سے اراضی خریدی گئی اور میو روڈ (اب علامہ اقبال روڈ) پر عمارت کی تعمیر کا کام شروع

ہوا۔ نقشہ شیخ عطا محمد نے بنایا اور تعمیر بھی انہیں کی زیر نگرانی کی گئی۔ اراضی اور کوٹھی جاوید منزل (اب علامہ اقبال میوزیم بہ تحویل محکمہ آثار قدیمہ) والدہ کے نام تھیں اور انہیں کی ملکیت تھیں (ص 27)

## آنٹی ڈورس کی آمد کے اثرات

آنٹی ڈورس کے گھر میں آنے سے ہماری گھریلو زندگی میں ایک ترتیب سے آ گئی۔ اور لائف اسٹائل کچھ حد تک یورپین ہو گیا۔ گھر میں سب آنٹی ڈورس کو "آپا جان" کہتے تھے وہ اپنی مادری زبان جرمن کے علاوہ انگریزی اور اچھی خاصی اردو بول لیتی تھیں۔ ہم سب والد سمیت دوپہر کا کھانا اکٹھے کھانے والے کمرے میں میز پر کھایا کرتے۔ والد بھی گھر میں اب دھوتی اور بنیان کی بجائے شلوار اور قمیص پہننے لگے تھے ......... رات کو منیرہ میں آنٹی ڈورس والد کے کمرے میں بیٹھتے والد جرمن زبان جانتے تھے اس لئے آنٹی ڈورس سے جرمن میں ہی گفتگو کرتے اور منیرہ سے بھی کہتے کہ جرمن زبان سیکھو جرمن عورتیں بڑی دلیر ہوتی ہیں۔ (ص 34)

## سونے کا انداز

والد کی عادت سر کے نیچے ہاتھ رکھ کر بستر پر ایک طرف سونے کی تھی۔ اس حالت میں ان کا ایک پاؤں اکثر ہلتا رہتا۔ جس سے دیکھنے والا یہ اندازہ کر سکتا تھا کہ وہ ابھی سوئے نہیں بلکہ کچھ سوچ رہے ہیں۔ لیکن جب گہری نیند سو جاتے تو خراٹے لیا کرتے اور نہایت بھیانک قسم کی آوازیں نکلتیں کئی بار میں ان کے خراٹوں سے ڈر جایا کرتا۔ (ص 32)

## بیماری

ایک دوپہر انہیں دمہ کا بہت شدید دورہ پڑا۔ کھانستے کھانستے غالباً بے ہوش ہو گئے۔ پھر یکدم آنکھیں کھول دیں اور اپنے کندھے دباتے ہوئے علی بخش سے کہا۔ ابھی ابھی مولانا رومی اٹھ کر باہر گئے ہیں۔ اگر چلے نہیں گئے تو انہیں بلا لاؤ۔ میں نے کچھ پوچھنا ہے۔ جب علی بخش نے بتایا کہ یہاں تو کوئی بھی نہیں بیٹھا تھا تو بولے چلو ٹھیک ہے اس طرح ایک مرتبہ غشی کے عالم میں میں نے انہیں غالب سے باتیں کرتے ہوئے پایا۔ (ص 33)

## بیماری اور آمد میں کمی

عارضہ قلب دمہ اور گلے کی تکلیف کے سبب والد کی وکالت تو چھوٹ چکی تھی۔ گھر کا خرچہ ان کی شعری تصانیف کی رائلٹی اور نواب بھوپال کے مقرر کردہ پانچ صد روپے وظیفہ سے چلتا تھا۔ (ص 29)

## انتہائی ناراضگی

والد میں بڑی قوت برداشت تھی۔ مگر جب ایک مرتبہ کسی سے ناراض ہو جاتے تو پھر ساری عمر اس کا چہرہ دیکھنے کے روادار نہ ہوتے۔ (ص 36)

## آخری ایام

آخری ایام میں والد کی نظر بہت کمزور ہو گئی تھی۔ اس لئے مجھے حکم تھا کہ انہیں ہر روز صبح "انقلاب" یا "زمیندار" اخبار پڑھ کر سنایا کروں ......... اس طرح رات کو عموماً دیوان علی ہارمونیم پر انہیں بلھے شاہ، سلطان باہو، وارث شاہ یا کسی اور پنجابی صوفی شاعر کا کلام گا کر سنایا کرتے (ص 38)

## احساس تنہائی

وہ اپنے احباب سے کہتے "یہ لڑکا نجانے کیوں میرے پاس بیٹھنے سے گریز کرتا ہے" دراصل اب وہ تنہائی بھی محسوس کرنے لگے تھے اور اکثر اوقات افسردگی کے ساتھ کہا کرتے "سارا دن یہاں مسافروں کی طرح پڑا رہتا ہوں۔ میرے پاس آ کر کوئی نہیں بیٹھتا" (ص 40)

## علامہ کے آخری ایام

رہ رہ کر مجھے اپنے والد کے آخری ایام کا خیال آ رہا تھا۔ انہیں بھی نیند نہیں آتی تھی۔ "نیند نہیں آ رہی وقت نہیں گزر رہا۔ نیازی صاحب کوئی کہانی سنائیے جس میں اندلس کا ذکر ہو۔ شاید نیند آ جائے۔

نذیر نیازی کی کہانی سنتے کبھی کبھار انہیں نیند آ جایا کرتی اور بچوں کی طرح اطمینان سے سو جاتے مگر اکثر اوقات نیند نہ آتی تھی۔ وقت کاٹنا دوبھر ہو جاتا تھا۔ بہت بے چین ہوتے ایسی ہی بے چینی کے عالم میں رخصت ہوئے (ص 159)

## انتہا پسندی

قدرت نے یقیناً پاکستان کے ساتھ بھونڈا مذاق کر رکھا ہے، جس طرح بھٹو کے "سوشلزم" سے ملک میں غربت ڈیروں بڑھی، اسی طرح جنرل ضیاء الحق کی "اسلامائزیشن" سے پاکستان ایک انتہا پسند، متشدد اور آگے کی بجائے پیچھے کی طرف دوڑنے والے ملک کے روپ میں ظاہر ہوا۔ (ص 206)

## طویل قامت کھجور کے درخت

اس سال اسلامی تہذیبی میراث کے تحفظ کی گورننگ کونسل کا اجلاس ریاض (سعودی عرب) میں ہوا۔ ایک دراز قد خوش شکل سعودی شہزادے (جو غالباً کھیلوں وغیرہ کا وزیر تھا) نے صدارت کی۔ مجھے وہ کھجور کے ایک طویل قامت درخت کی طرح لگا جو پھل سے تو آراستہ ہے مگر جس کا کوئی سایہ نہیں ہوتا۔ بات دراصل یہ ہے کہ شہزادہ فیصل السعود کے علاوہ مجھے تو سب سعودی شہزادے طویل قامت کھجور کے درختوں کی طرح ہی لگتے ہیں۔ مال دار ضرور ہیں مگر سایہ اس لئے نہیں ہوتا کہ شاید دانش سے عاری ہیں اور اس کمزوری کو چھپانے کی خاطر تکبر کے دامن میں پناہ لیتے ہیں۔ ریاض شہر ٹکساس (امریکہ) کا کوئی شہر لگتا ہے۔ بہت سی نئی بلند عمارتیں تعمیر کی گئی ہیں، لیکن ان میں رہتا کوئی بھی نہیں۔ (ص 206)

## علیحدہ قبرستان

جان مارک کی بیوی بھی ان کے ساتھ ایک بار پاکستان آ چکی تھیں، اس لئے ہم انہیں جانتے تھے۔ وہ پراگ یونیورسٹی کے کسی سابق چانسلر کی بیٹی تھیں جو چیکوسلواکیہ کی ایک معروف علمی شخصیت تھے۔ اس لئے وفات پر انہیں اہم شخصیات کے قبرستان میں دفنایا گیا۔ ہم ان کی تربت پر بھی گئے۔ مجھے یہ بات بڑی پسند آئی کہ چیکوسلواکیہ کی رسم کے مطابق قوم کی اہم شخصیات کی عزت افزائی کی خاطر انہیں علیحدہ قبرستان میں دفنایا جاتا ہے۔ (ص 189)

## حج کا مقصد

ہم نے مکہ معظمہ میں تمام مناسک حج ادا کئے۔ مگر نظم وضبط کی عدم موجودگی اور ہر طرف غلاظت کے ڈھیروں میں ہجوم مومنین کو دیکھ کر مجھے زندگی میں پہلی بار احساس ہوا کہ وسائل دولت ہونے کے باوجود مسلمانان عالم دنیا بھر کی اقوام میں اس قدر پسماندہ اور ذلیل و خوار کیوں ہیں۔ ایک اور بات جو مجھے بری طرح کھٹکی وہ یہ تھی کہ حج کا اصل مقصد تو مسلم امہ کے درمیان یکجہتی پیدا کرنا تھا، مگر یہ شاید تبھی ممکن تھا جب اموی یا عباسی خلافتوں کے تحت مسلم امہ بظاہر متحد تھی یا کم از کم اس کی زبان عربی تھی اور تمدن بھی عربی تھا۔ مگر اب ایسا نہیں ہے۔ مسلم امہ متفرق "مسلم قومی ریاستوں" میں منتشر ہو چکی ہے جن کی زبانیں مختلف ہیں اور کلچر بھی ایک دوسری سے مختلف ہیں۔ ایسی صورت میں اب ہر مسلمان انفرادی طور پر ایک دوسرے سے اجنبیت کے عالم میں مناسک حج ادا کرتا ہے اور جو خطبہ مسلم امہ کے لئے عربی میں دیا جاتا ہے، اسے عربوں کے سوا نہ تو کوئی غیر عرب مسلمان سمجھتا ہے اور نہ اس کا ترجمہ دوسری مسلم زبانوں میں پیش کیا جاتا ہے۔ اس اعتبار سے حج کا بنیادی اجتماعی مقصد تو کب کا فوت ہو چکا ہے۔ ہم محض رسماً دین کے اس فریضے کو ادا کرتے چلے آ رہے ہیں۔ مدینہ منورہ میں ہفتہ بھر گزارنا البتہ مجھے تسکین قلب کا باعث بنا مگر اپنے خیالات کے پس منظر میں حج کرنے سے وہ پوری روحانی تسکین مجھے حاصل نہ ہو سکی، جس کی مجھے توقع تھی۔ (ص 204)

### دینی تاریخ میں نام زندہ رہے گا

حضرت مصلح موعودؓ فرماتے ہیں:۔

"مبارک ہیں وہ جو بڑھ چڑھ کر اس تحریک میں حصہ لیتے ہیں کیونکہ ان کا نام ادب واحترام سے (دین حق) کی تاریخ میں ہمیشہ زندہ رہے گا اور خدا تعالیٰ کے دربار میں یہ لوگ خاص عزت کا مقام پائیں گے۔" (خطبہ جمعہ 24-11-1939)

(وکیل المال اول تحریک جدید)

# وصایا

## ضروری نوٹ

مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز کی منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جارہی ہیں کہ اگر کسی شخص کو ان وصایا میں سے کسی کے متعلق کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو دفتر بہشتی مقبرہ کو پندرہ یوم کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔

سیکرٹری مجلس کارپرداز۔ ربوہ

مسل نمبر 35049 میں سید محمود صادق شیرازی ولد سید صادق احمد شیرازی قوم سید شیرازی پیشہ طالب علمی عمر 15 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن مونگ ضلع منڈی بہاؤالدین بقائمی ہوش و حواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ 17-3-2003 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی۔ اس وقت میری جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/100 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو گی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد سید محمود صادق شیرازی ولد سید صادق احمد شیرازی مونگ ضلع منڈی بہاؤالدین گواہ شد نمبر 1 محمد امین ولد چوہدری محمود طفیل چیمہ کوارٹر تحریک جدید ربوہ گواہ شد نمبر 2 سید صادق احمد شیرازی والد موصی

مسل نمبر 35051 میں عاصمہ شفیع بنت محمد شفیع قوم گوندل پیشہ طالب علمی عمر 18 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن بھڈال ضلع سیالکوٹ بقائمی ہوش و حواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ 5-2-2003 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی۔ اس وقت میری جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/100 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو گی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامۃ عاصمہ شفیع بنت محمد شفیع بھڈال ضلع سیالکوٹ گواہ شد نمبر 1 عبدالرزاق وصیت نمبر 18078 گواہ شد نمبر 2 نذیر احمد ولد فتح محمد

# اطلاعات و اعلانات

نوٹ: اعلانات امیر / صدر صاحب حلقہ کی تصدیق کے ساتھ آنا ضروری ہیں۔

## نکاح

مکرم حافظ مظفر احمد صاحب ناظر دعوت الی اللہ حال لندن تحریر کرتے ہیں کہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے خاکسار کے بیٹے مکرم حافظ مظہر احمد متعلم درجہ شاہد جامعہ احمدیہ کے نکاح کا اعلان 28 جولائی 2003ء کو بعد نماز ظہر اسلام آباد ٹلفورڈ (یو۔کے) میں مکرمہ عنبر سبوحی صاحبہ بنت مکرم دلاور خان صاحب آف چکوال کے ساتھ مبلغ ساٹھ ہزار روپے حق مہر پر فرمایا۔ احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ یہ رشتہ جانبین کیلئے ہر لحاظ سے بہت بابرکت فرمائے۔ آمین

## سانحہ ارتحال

مکرم مبارک احمد صاحب ڈرائیور نظارت مال آمد کے والد مکرم محمد رفیع خان صاحب گجراتی ساکن کوارٹر نمبر 33 صدر انجمن احمدیہ سابق کارکن دفتر امور عامہ بعمر 75 سال مورخہ 16 جولائی 2003ء کو وفات پا گئے۔ اگلے روز ان کی نماز جنازہ ناظر صاحب اصلاح وارشاد نے پڑھائی۔ قبرستان عام میں تدفین کے بعد مکرم قریشی سعید احمد اظہر صاحب نے دعا کروائی۔ آپ نے 35 سال خدمت سلسلہ کی توفیق پائی۔ پسماندگان میں مرحوم نے ایک بیٹا اور تین بیٹیاں یادگار چھوڑی ہیں۔ اللہ تعالیٰ آپ کی مغفرت اور لواحقین کو صبر جمیل عطا فرمائے۔

## اعلان دارالقضاء

(محترمہ شافیہ شیریں صاحبہ بابت ترکہ

محترمہ الٰہی نور صاحبہ)

محترمہ شافیہ شیریں صاحبہ زوجہ مکرم عمر فاروق سواتی صاحب ساکنہ مکان نمبر 20/6 دارالرحمت غربی ربوہ نے درخواست دی ہے کہ میری والدہ محترمہ الٰہی نور صاحبہ زوجہ حضرت مولانا عبداللطیف صاحب بہاولپوری بقضائے الٰہی وفات پا چکی ہیں۔ ان کی امانت ذاتی نمبر 18-14 تحریک جدید میں اس وقت مبلغ 50,100 روپے موجود ہیں۔ یہ رقم مجھے ادا کر دی جائے۔ کیونکہ میں ہی ان کی حقیقی وارث ہوں۔ بذریعہ اخبار اعلان کیا جاتا ہے کہ اگر کسی وارث یا غیر وارث کو اس ادائیگی پر کوئی اعتراض ہو تو وہ تیس یوم کے اندر اندر دارالقضاء ربوہ میں اطلاع دیں۔

(ناظم دارالقضاء ربوہ)

## PAS سکالرشپ

پاکستان اکیڈمی آف سائنسز اسلام آباد نے کمپیوٹر سائنسز اور آئی ٹی (Ph.D /MS /BS/ MIT /BIT /BCS) مینجمنٹ سائنسز اور آئی ٹی (MBA/ MBIT/BBA/BBIT) اور فیشن ڈیزائنگ اور فائن آرٹس (MFA/MFD/BAA/BFD) کے کورسز میں لاہور میں کسی چارٹرڈ یونیورسٹی میں پڑھنے والے طلبہ کیلئے سکالرشپ کا اعلان کیا ہے۔ درخواست دینے کی آخری تاریخ 11۔ اگست ہے۔ مزید معلومات کیلئے جنگ 31 جولائی۔

(نظارت تعلیم)

## اعلان داخلہ

NFC انسٹیٹیوٹ آف انجینئرنگ اینڈ ٹیکنالوجی فیصل آباد نے بی ایس سی کیمیکل انجینئرنگ اور بی ایس سی الیکٹریکل انجینئرنگ میں داخلہ کا اعلان کیا ہے۔ داخلہ فارم 8۔ اگست تک وصول کئے جائیں گے۔ مزید معلومات کیلئے جنگ 27 جولائی۔

(نظارت تعلیم)

## اعلان دارالقضاء

(محترمہ رضیہ بیگم صاحبہ بابت ترکہ مکرم محمد شفیع صاحب)

ورثاء مکرم محمد شفیع صاحب ولد مکرم میاں عبدالرحیم صاحب آف حلقہ حسین آگاہی ملتان نے درخواست دی ہے کہ موصوف بقضائے الٰہی وفات پا گئے ہیں۔ قطعہ نمبر 42/1 محلہ باب الابواب ربوہ برقبہ ایک کنال ان کے نام بطور مقاطعہ غیر منتقل کردہ ہے۔ یہ قطعہ ان کی بیوہ محترمہ رضیہ بیگم صاحبہ کے نام منتقل کر دیا جائے۔ ان کی اپنی کوئی اولاد نہ ہے۔ نہ ہی کوئی بھائی یا بہن ہے۔ ہم ان کے کزن ہیں۔ ہمیں ان کی بیوہ کے نام اس انتقال پر کوئی اعتراض نہیں ہے۔ جملہ ورثاء کی تفصیل یہ ہے:۔

(1) محترمہ رضیہ بیگم صاحبہ (بیوہ)
(2) مکرم سلطان احمد صاحب (کزن)
(3) مکرم محمد نواز صاحب (کزن)

بذریعہ اخبار اعلان کیا جاتا ہے کہ اگر کسی وارث یا غیر وارث کو اس انتقال پر کوئی اعتراض ہو تو وہ تیس یوم کے اندر اندر دارالقضاء ربوہ میں اطلاع دیں۔

(ناظم دارالقضاء ربوہ)

# عالمی خبریں

عالمی ذرائع ابلاغ سے

**روسی فوجیوں پر راکٹوں سے حملے** چیچنیا کی سرحد کے قریب بارودی سرنگ پھٹنے سے 6 روسی فوجی ہلاک ہو گئے جبکہ چیچنیا میں جانبازوں نے روسی فوجی قافلے پر حملہ کر کے 11 روسی فوجیوں کو ہلاک کر دیا۔ حملے میں 5 فوجی زخمی ہو گئے۔ دو جانباز جاں بحق اور باقی فرار ہو گئے۔

**دہشت گردوں کے مددگار ممالک** امریکی تھنک ٹینک سی اے ٹی انسٹیٹیوٹ نے کہا ہے کہ سعودی عرب، چین اور پاکستان دہشت گردوں کے مددگار ہیں۔ چین نے حساس فوجی سامان دہشت گردوں کے حامی ممالک کو فراہم کیا۔ سعودی عرب دہشت گردوں کا سب سے بڑا مددگار ہے ریاض نے افغانستان کے خلاف اڈے دینے میں مزاحمت دکھائی۔ دہشت گردی کے خلاف اتحاد میں امریکی دباؤ پر شریک ہوا۔ سعودی عرب کو طویل عرصہ تک ان ممالک کی فہرست میں رکھا جائے گا جو دہشت گردوں کی حمایت کرتے ہیں۔ پاکستان، سعودی عرب اور چین لفظوں سے نہیں عمل کے ذریعے ثابت کریں کہ وہ دہشت گردوں کے خلاف ہیں۔

**امریکی فوجیوں پر عراق میں حملے** عراق میں امریکی فوجیوں پر حملے معمول بن گئے ہیں۔ تازہ ترین حملہ میں آٹھ امریکی فوجی ہلاک اور 2 زخمی ہو گئے۔ امریکہ نے اعلان کیا ہے کہ حملے کی پیشگی اطلاع دینے والوں کو 16 ہزار ڈالر کا انعام دیا جائے گا۔ بغداد کے نواح میں امریکی فوجیوں پر حملہ رات کو انفنٹری ڈویژن کی بیس پر کیا گیا۔ امریکی فوج نے جوابی کارروائی کرتے ہوئے تین عراقیوں کو گولی مار دی۔

**ممبئی اور کرناٹک میں بم دھماکے** بھارت کے معروف ترین شہر ممبئی میں ایک زور دار دھماکہ ہوا جس میں 7۔ افراد ہلاک اور 25 سے زیادہ زخمی ہو گئے۔ بھارتی ریاست کرناٹک میں ایک طاقتور دھماکہ ہوا اس میں 7۔ افراد ہلاک اور متعدد زخمی ہو گئے۔ بھارتی ریاست اڑیسہ میں بارودی سرنگ کے دھماکے سے 10 پولیس اہلکار ہلاک ہو گئے۔

**عراق پر نئی قرارداد کی ضرورت** اقوام متحدہ کے سیکرٹری جنرل کوفی عنان نے کہا ہے کہ عالمی برادری عراق پر اقوام متحدہ کی نئی قرارداد چاہتی ہے یورپ، عرب لیگ، فرانس، جرمنی بھارت سمیت کئی ممالک اپنی افواج عراق بھجوانے پر تیار ہیں لیکن وہ امریکہ اور برطانیہ کے زیر کنٹرول نہیں ہونا چاہتے۔ کولن پاول نے کہا ہے کہ عراق میں اقوام متحدہ کو بنیادی کردار دینے کے خواہاں ہیں لیکن 1483 کے تحت حاصل اختیارات واپس نہیں کریں گے۔

**اسلامی تنظیم المہاجرون پر چھاپہ** برطانیہ میں انسداد دہشت گردی کی پولیس نے اسلامی گروپ تنظیم المہاجرون کے صدر دفتر اور گروپ کے رہنماؤں عمر بکری محمد اور انجم چوہدری کے گھروں پر چھاپے مارے۔

**صدام کی تلاش** عراق میں صدام کی تلاش کیلئے امریکی فوج روایتی ہتھیاروں اور جدید ترین ٹیکنالوجی کا استعمال کر رہی ہے۔ جدید ٹیکنالوجی کے سلسلہ میں سیٹلائٹ، جاسوسی طیارے، اڑن ریورٹ اور راڈار استعمال کئے جا رہے ہیں۔

**عراق پر جھوٹے الزام کی ذمہ داری** امریکی صدر بش کے بعد ان کی مشیر برائے قومی سلامتی کنڈولزا رائس نے بھی عراق کی جانب سے افریقہ سے یورینیم خریدنے کی غلط انٹیلی جنس رپورٹ کو بش کی تقریر میں شامل کرنے کے سلسلے میں اپنی ذمہ داری قبول کر لی ہے۔ ایک ٹی وی انٹرویو میں کنڈولزا رائس نے کہا کہ وہ محسوس کرتی ہیں کہ اس سارے واقعے کی ذمہ دار وہ خود ہیں۔ انہوں نے کہا کہ جب میں نے صدر کے خطاب میں یورینیم بارے پڑھا تو میں نے سوچا یہ بالکل ٹھیک ہے اور قابل اعتبار ہے۔

**مسلح افراد کا حملہ** نامعلوم افراد نے جنوبی افغانستان میں حملہ کر کے پانچ سیکورٹی اہلکاروں کو قتل کر دیا۔ امدادی ادارے کے کارکن اپنی گاڑی پر جا رہے تھے کہ ان پر حملہ کر دیا گیا۔ 5 سیکورٹی اہلکار ہلاک ہوئے۔

**نیپال میں 19 ہلاک** نیپال میں مٹی کا تودہ گرنے سے 19۔ افراد ہلاک ہو گئے۔ مون سون کی بارشوں سے مٹی کے تودے گرنے کے وقت لوگ گھروں میں سو رہے تھے۔

**تیل کی موجودہ پیداواری حد** تیل برآمد کرنے والی تنظیم اوپیک کے رکن ممالک کا اجلاس آسٹریا کے دارالحکومت ویانا میں ہوا جس میں جنگ کے بعد عراقی تیل کی پیداوار شروع ہونے تک اوپیک کی موجودہ پیداوار جاری رکھنے کا فیصلہ کیا گیا جو دو کروڑ 54 لاکھ بیرل تیل یومیہ ہے۔

**بیلسٹک میزائل** امریکی محکمہ دفاع پینٹا گون نے کہا ہے کہ چین امریکی اور تائیوانی اہداف تک مار کرنے والے بیلسٹک میزائل تیار کر رہا ہے۔ چین کے پاس کم فاصلے تک مار کرنے والے اس قسم کے 450 میزائل ہیں۔ چین طویل فاصلے تک مار کرنے والے سی ایس ایس 6 میزائل بھی تیار کر رہا ہے۔ یہ میزائل جاپان تک مار کر سکتا ہے جہاں 33 ہزار امریکی فوج موجود ہے۔

**اسرائیل فلسطین مذاکرات ناکام** فلسطینی سیکورٹی چیف اور اسرائیلی وزیر دفاع کے درمیان مغربی کنارے کے دو قصبوں سے اسرائیلی فوج دستوں کے انخلاء پر مذاکرات ناکام ہو گئے ہیں۔ یروشلم کے ایک خفیہ مقام پر 4 گھنٹے جاری رہنے والے مذاکرات میں اسرائیلی وزیر دفاع نے راملہ سے اسرائیلی فوج کے انخلاء کا مطالبہ مسترد کر دیا۔ مذاکرات سے قبل فلسطینی سیکورٹی چیف نے دعویٰ کیا تھا کہ راملہ سے پہلے انخلا ہوگا۔ اس کے بعد نابلس یا قلقیلہ سے اسرائیلی انخلاء پر بات ہوگی۔

# ملکی خبریں
## ملکی ذرائع ابلاغ سے

**ربوہ میں طلوع و غروب**

| | | | |
|---|---|---|---|
| ہفتہ | 2۔اگست | زوال آفتاب | 12-14 |
| ہفتہ | 2۔اگست | غروب آفتاب | 7-08 |
| اتوار | 3۔اگست | طلوع فجر | 3-51 |
| اتوار | 3۔اگست | طلوع آفتاب | 5-22 |

**ملکی خوشحالی کا وقت دور نہیں** وزیراعظم میر ظفراللہ خان جمالی نے محترمہ فاطمہ جناح کے یوم پیدائش کے موقع پر قوم سے اپیل کی ہے کہ غیر سنجیدہ رویہ ترک کردے، فرقہ واریت سے منہ موڑ لے اور معاشرتی اصلاح کیلئے پروگرام ترتیب دے، وہ وقت دور نہیں جب ہم ملک کو خوشحال بنائیں گے اور ثابت کر دینگے کہ ہم اپنی محنت کے بل بوتے پر ترقی یافتہ قوموں کی صف میں کھڑے ہو سکتے ہیں۔

**پنجاب اسمبلی میں اپوزیشن کی قرارداد منظور**
پنجاب اسمبلی میں حکومت کی شدید مخالفت کے باوجود اپوزیشن کی قرارداد منظور کر لی گئی۔ ایوان کی رائے ہے کہ حکومت شہروں میں غریب اور متوسط طبقہ کی بستیوں میں ایسے رہائشی گھر جن کا تعلق محکمہ ایکسائز اینڈ ٹیکسیشن کی کم از کم ڈی کیٹیگری سے ہو اور زیادہ سے زیادہ پانچ مرلے کے پلاٹ پر بنے ہوئے ہوں اور اس میں مالک مکان رہائش پذیر ہو اسے پراپرٹی ٹیکس سے مستثنیٰ قرار دے دیا جائے۔ اپوزیشن اراکین سید احسان وقاص اور ڈاکٹر وسیم اختر نے قرارداد پیش کی۔ صوبائی وزیر قانون اور وزیر ایکسائز اینڈ ٹیکسیشن نے اس قرارداد کی شدید مخالفت کی۔ سپیکر نے رائے لے کر قرارداد منظور کر لی۔

**کشمیر کو سائیڈ لائن کرنے کی اجازت نہیں دینگے** صدر جنرل مشرف نے کہا ہے کہ پاکستان دہشت گردی کے خلاف مہم کا ساتھ دیتا رہے گا ہم کرزئی حکومت کے غیر مشروط حامی ہیں انہوں نے کہا کہ پاکستان ایک جدید، اعتدال پسند اور جمہوری اسلامی مملکت کے سانچے میں ڈھل رہا ہے اور اقتصادی شعبے میں حالیہ کامیابیاں تیزی کے ساتھ ابھرتے والی کامیاب داستان کا حصہ ہیں۔ انہوں نے ان خیالات کا اظہار وزارت خارجہ میں سفیروں کی چار روزہ کانفرنس کے اختتامی اجلاس میں کیا۔ انہوں نے کہا اقتصادی شعبے کی کارکردگی سے یہ واضح اشارے مل رہے ہیں کہ پاکستان بہت جلد اقتصادی اور تجارتی سرگرمیوں کا مرکز بن جائے گا۔ بھارت سے مذاکرات میں تنازع کشمیر کو سائیڈ لائن کرنے کی اجازت نہیں دینگے۔ برابری اور خود مختاری کی بنیاد پر بھارت کے ساتھ رابطوں کا عمل جاری رہے گا۔

**سندھ کے ساتھ افہام و تفہیم کرینگے** پاکستان مسلم لیگ (ق) کے صدر اور وزیراعلیٰ پنجاب سے وفاقی وزیر صنعت و پیداوار نے ایوان وزیراعلیٰ میں ملاقات کی۔ ملاقات میں قومی و سیاسی امور، سندھ میں سیلاب سے پیدا ہونے والی صورتحال اور لاہور میں ایکسپورٹ پراسیسنگ زون کے قیام کے بارے بات چیت ہوئی۔ ملاقات میں چودھری شجاعت نے کہا صوبوں کے عوام میں احساس محرومی ختم کرنے کیلئے جامع حکمت عملی اپنائی جارہی ہے، سیلاب کی صورتحال کا جائزہ لینے کیلئے جلد سندھ جاؤں گا۔ وزیراعلیٰ پنجاب نے کہا سندھ کے ساتھ پانی سمیت تمام ایشوز افہام و تفہیم سے حل کرینگے۔ وفاقی وزیر صنعت نے کہا وزیر اعلیٰ پنجاب کا سندھ کے دورے کا فیصلہ اور سیلاب سے متاثرہ سندھی بھائیوں کیلئے ریلیف پیکج نہایت خوش آئند ہے۔

**سندھ میں شدید بارشیں اور سیلاب مزید 16 ہلاک** صوبہ سندھ میں شدید بارشوں اور سیلاب سے مزید 16۔افراد ہلاک ہوگئے۔ جس سے مرنے والوں کی تعداد 115 ہوگئی ہے۔ راجن پور کے قریب دریائے سندھ میں شدید طغیانی سے لانچ سروس بند، ہزاروں ایکڑ پر فصلیں تباہ ہوگئیں۔ گدو بیراج پر دریائے سندھ میں پانی کا بڑا ریلا کسی نقصان کے بغیر گزر گیا۔ راجن پور کے قریب دریائے سندھ میں اونچے درجے کا سیلاب ہے۔ مٹھن کوٹ کے نواحی علاقے شدید متاثر ہوئے ہیں جہاں تین سے پانچ فٹ تک پانی کھڑا ہے۔

**مٹی کا تیل اور ڈیزل مہنگا** تیل کمپنیوں کی ایڈوائزری کمیٹی نے پٹرولیم مصنوعات کی قیمتوں میں ردوبدل کرنے کا اعلان کیا ہے۔ پٹرول اور ہائی آکٹین کی قیمت میں تبدیلی نہیں کی گئی۔ ایڈوائزری کمیٹی نے مٹی کے تیل میں 67 پیسے اضافہ کر کے نئی قیمت 19.54 روپے فی لیٹر اور لائٹ ڈیزل آئل کی قیمت 13 پیسے اضافہ کر کے نئی قیمت 16.22 روپے فی لیٹر کر دی ہے۔ جبکہ پٹرول کی قیمت 31.59 روپے فی لیٹر اور ہائی آکٹین کی قیمت 35.77 روپے فی لیٹر برقرار رکھی گئی ہے۔ نئی قیمتوں کا اطلاق گزشتہ روز (یکم اگست) سے ہو چکا ہے۔

**سانحہ سیالکوٹ کے زخمی جج شہریار بھی چل بسے** سیالکوٹ جیل میں فائرنگ سے زخمی ہونے والے جج شہریار بخاری پنجاب انسٹیٹیوٹ آف کارڈیالوجی لاہور میں انتقال کر گئے۔ اس طرح سیالکوٹ کے واقعہ میں جاں بحق ہونے والے ججوں کی تعداد چار ہوگئی ہے۔

**آزاد کشمیر کے سابق صدر سردار ابراہیم کا انتقال** آزاد کشمیر کے سابق صدر سردار ابراہیم خان طویل علالت کے بعد اسلام آباد میں انتقال کر گئے۔ 1915ء میں پیدا ہوئے۔ 1947ء میں ان کے گھر سری نگر میں مسلم کانفرنس نے قرارداد الحاق پاکستان منظور کی تھی۔ چار مرتبہ آزاد کشمیر کے صدر رہے۔ ان کی نماز جنازہ گزشتہ روز راولاکوٹ آزاد کشمیر میں ادا کی گئی۔

**انٹرمیڈیٹ 2003ء کے نتائج کا اعلان**
لاہور بورڈ نے ایف اے ایف ایس سی پارٹ ون اور ٹو کے سالانہ امتحان کے نتائج کا اعلان کر دیا ہے پارٹ ون اور ٹو کے کل امیدواروں کی تعداد ایک لاکھ 58 ہزار 239 تھی جن میں سے 70 ہزار 417 نے کامیابی حاصل کی مجموعی طور پر تناسب 43.89 فیصد رہا۔ فیصل آباد بورڈ میں مجموعی طور پر 36 ہزار 513 امیدوار شریک ہوئے جن میں 21 ہزار 428 نے کامیابی حاصل کی اس طرح مجموعی طور پر 58.69 فیصد تک رہا۔ سرگودھا بورڈ کے امتحان میں مجموعی طور پر 16 ہزار 554 امیدواروں نے حصہ لیا جن میں سے 9 ہزار 39 پاس ہوئے۔ اس طرح مجموعی طور پر تناسب 55 فیصد رہا۔

**نوابزادہ نصراللہ خان نے ہر جمہوریت میں مارشل لاء لگوایا** وفاقی وزیر اطلاعات نے کہا ہے کہ صدر جنرل مشرف کی فہم و فراست سے آئینی بحران جلد حل ہو جائے گا۔ اے آر ڈی نے انتہا پسندانہ رویہ اختیار کر رکھا ہے۔ نوابزادہ نصراللہ خان ساری زندگی انتشار اور خلفشار کی بات کرتے رہے ہیں، انہوں نے ہر جمہوریت میں مارشل لاء لگوایا۔ علاقہ کے لوگ انہیں منتخب نہیں کرتے اس لئے میری تجویز ہے کہ ان کو اسمبلی کا اعزازی رکن بنایا جائے۔

## دورہ نمائندہ مینیجر الفضل

ادارہ الفضل نے مکرم احمد حسیب صاحب گل کو بطور نمائندہ الفضل لاہور کے دورہ پر مندرجہ ذیل مقاصد کیلئے بھیجا ہے۔
1۔ اشتہارات کی رقوم کی وصولی و ترغیب اشتہارات
2۔ بقایاجات کی وصولی
3۔ توسیع اشاعت الفضل

امراء، صدران، مربیان کرام اور خصوصاً کاروباری حضرات سے تعاون کی بھرپور درخواست ہے۔
(مینیجر روزنامہ الفضل)

دوا تدبیر ہے اور دعا اللہ تعالیٰ کے فضل کو جذب کرتی ہے
مطب حکیم میاں محمد رفیع ناصر
کامیاب علاج — ہمدردانہ مشورہ
اوقات مطب
موسم گرما: صبح ۸ بجے تا ۲ بجے شام ۶ بجے تا ۸ بجے
موسم سرما: صبح ۹ بجے تا ۲ بجے شام ۴ بجے تا ۶ بجے
جمعۃ المبارک صبح ۸ تا ۱۱ بجے
بروز جمعرات ناغہ
ناصر دواخانہ رجسٹرڈ گولبازار ربوہ
فون: ۲۱۱۴۳۴ ۲۱۲۴۳۴ فیکس ۲۱۳۹۶۶ ۰۴۵۲۴

خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ
ھوالناصر
معیاری سونے کے اعلیٰ زیورات کا مرکز
الکریم جیولرز
بازار فیصل۔ کریم آباد چورنگی۔ کراچی فون نمبر 6325511-6330334
پروپرائٹر: میاں عبدالکریم غیور شاہ کوٹی

روزنامہ الفضل رجسٹرڈ نمبر سی پی ایل 29